فکر و نظر--- اسلام آباد جلد:۴۰-۴۱ شمارہ:۴،۱

ڈاکٹر محمد حمیداللہؒ
جگن ناتھ آزاد کے نعتیہ کلام کا مترجم

ڈاکٹر محمد سلطان شاہ ☆

ڈاکٹر محمد حمیداللہ حضور خیرالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق کی دولت سے سرشار تھے، اُن کے دل میں حُبِ رسول ﷺ کا ایسا جذبہ موجزن تھا جس کا نظارہ اُن کے قول و فعل سے کیا جا سکتا ہے۔ وہ عمر بھر محبوبِ کبریا ﷺ کی سُنتِ مطہرہ کے مطالعہ اور تحقیق میں ہی مصروف نہیں رہے بلکہ اپنے کردار و عمل سے بھی اس کی تبلیغ کرتے رہے جو عصرِ حاضر میں عنقا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے محبت کا اظہار اس حقیقت سے بھی ہوتا ہے کہ اُنہوں نے اپنی زندگی میں بہت سا تحقیقی کام حدیث و سیرت سے متعلق کیا۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی مدحت پر مبنی شاعری بھی بہت پسند تھی کیونکہ ایسی شاعری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاں مروج رہی ہے، بلکہ اُن کی نعتیہ شاعری کو ایک مآخذِ سیرت تسلیم کیا گیا ہے(۱)۔ ڈاکٹر صاحب کی سیرت سے متعلق تحریروں میں عربی کے نعتیہ اشعار کے حوالے ملتے ہیں(۲)۔

ڈاکٹر موصوف نے اُردو زبان کے ایک معروف ہندو شاعر پنڈت جگن ناتھ آزاد کے نعتیہ کلام کو فرانسیسی زبان کے قالب میں ڈھالا ہے۔ اس کتابچے کا نام اُنہوں نے "Hommage à Mahomet" رکھا ہے جو پہلی بار ۱۹۹۰ء میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوا(۳)۔ مجلّہ ''نعت رنگ'' کے مدیر سیّد صبیح الدین رحمانی نے اسے بلاترمیم و اضافہ مکرر طبع کرایا، جس پر فقط اُردو زبان میں اپنے نام کا طُغرا چھاپ دیا۔ بہتر ہوتا اگر اس پر طباعت کا سال اور پبلشر کا پتہ چھاپ دیا جاتا۔ حضرت محمد ﷺ کی مدت پر مبنی اس مختصر کتابچے کے کل ۳۸ صفحات ہیں۔ جگن ناتھ آزاد کے نعتیہ کلام سے ۱۰۷ اشعار کا فرانسیسی میں ترجمہ دیا گیا ہے۔ آغاز میں دو صفحات کا مختصر دیباچہ ہے۔ یہ بات قارئین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ جگن ناتھ کا مجموعۂ کلام ''نسیمِ حجاز'' پہلی بار ۱۹۹۹ء میں طبع ہوا(۴)۔ اس سے قبل اُن کی نعتیں مختلف اُردو رسائل و جرائد میں چھپتی رہیں۔ ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے اُن کے نعتیہ

☆ ۱۵۸-کوثر بلاک، اعوان ٹاؤن، لاہور

کلام کے یکجا ہو کر چھپنے سے قبل اس کا فرانسیسی ترجمہ طبع کرایا جو لائق تحسین کام ہے۔ ''نسیمِ حجاز'' کی اشاعت سے قبل آزاد کا اسلام، پیغمبر انسانیت ﷺ اور مسلمانوں سے متعلق کلام ماہنامہ ''آستانہ'' دہلی(۵)، ہفت روزہ ''استقلال''(۶) لاہور، ماہنامہ ''نعت''(۷) لاہور، ماہنامہ ''المعارف''(۸) اعظم گڑھ، ماہنامہ ''شام و سحر''(۹) لاہور، ماہنامہ ''الرشید''(۱۰) لاہور اور مجلّہ ''اوج''(۱۱) گورنمنٹ کالج شاہدرہ، لاہور میں چھپ چکا تھا بلکہ مختلف انتخاب ہائے نعت(۱۲) اور تذکارِ اُردو نعت(۱۳) میں بھی اس کے کچھ حصے طبع ہو چکے تھے۔

غیر مسلم شعراء میں سے کئی حقیقت پسند اور غیر متعصب سخنوروں نے حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زمزمہ پیرائی کی ہے، ان میں عرب و عجم اور شرق و غرب کے کئی نامور شعراء شامل ہیں۔ شعراء کی طرح غیر مسلم ادباء میں بھی ایسے قلمکار ہیں جن کی منثور تحریریں ہمارے نبی مکرم ﷺ کی مدحت سرائی کے خوبصورت نمونے پیش کرتی ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمیداللہ اپنے مغربی قارئین کو یہ بتاتے ہیں کہ صرف مغربی اہل قلم ہی حضور سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توصیف میں رطب اللسان نہیں بلکہ مشرق کے باسی غیر مسلم بھی اس عظیم ترین ہستی کی شان میں سخن سرا ہیں۔ "Hommage a Mahomet" کے دیباچے میں ڈاکٹر موصوف رقمطراز ہیں:

> On connaît Alphonse de lamartine (m.1869) et Thomas Carlyle (m. 1881) qui, sans être Musulmans, ont écrit de très belles et célèbres pages sur Muhammad, Prophète de l,Islam (m.632). Mais les Occidentaux nont pas le monopole de la largeur d,esprit. La tension nest pas moins grande entre les Hindous et les Musulmans, pour des raisons historiques. Le petit recueilque nous présentons aux lecteurs francophones montre que dans l,Orient aussi, il y a des gens capables de s, élever audessus des petit préjugés des gens du commun(14).

الفانس (م۱۸۶۹ء) اور تھامس کارلائل (م۱۸۸۱ء) مسلمان ہوئے بغیر پیغمبر اسلام حضرت محمد [ﷺ] کے متعلق بہت خوبصورت اور مشہور صفحات رقم کرنے کے باعث شہرت رکھتے ہیں لیکن قلبی وسعت پر صرف اہل مغرب کی اجارہ داری نہیں۔ (یہ درست ہے کہ) ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین کشیدگی بعض تاریخی وجوہ کے باعث کم نہیں رہی۔ یہ مختصر مجموعہ جو ہم فرانسیسی بولنے والے قارئین کی

خدمت میں پیش کر رہے ہیں، ظاہر کرتا ہے کہ مشرق میں بھی ایسے حضرات ہیں جو عام لوگوں کے معمولی تعصّبات سے بالاتر ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد حمیداللہ اہل مغرب کو بتانا چاہتے ہیں کہ مشرق کے ہندو شعراء میں بھی بعض ایسے ہیں جنہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کی ثنا گستری کی ہے۔ نامور نعت گو شاعر اور محقق نعت راجا رشید محمود نے ۱۸۹ ہندو، ۱۶ سکھ، اور ۴ مسیحی شعراء کی نعتیہ شاعری کا ذکر کیا ہے[۱۵]۔

ڈاکٹر صاحب نے جس ہندو شاعر کے نعتیہ کلام کا فرانسیسی ترجمہ کیا ہے، وہ ایک وسیع القلب اور حقیقت پسند شاعر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے والد منشی تلوک چند محروم نے نعتیہ اشعار کہنے کے علاوہ بعض مسلم اکابرین کے مناقب بھی لکھے ہیں[۱۶]۔ اُردو کا یہ نامور شاعر پاکستان اور بھارت کے مختلف علاقوں کے مسلمانوں کے ساتھ پر امن بقائے باہمی کے اصول پر عمل پیرا رہا۔ عیسیٰ خیل ضلع میانوالی (پاکستان) میں پیدا ہوا۔ اعلیٰ تعلیم پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے حاصل کی۔ تقسیم ہند کے وقت دہلی چلا گیا[۱۷]۔ پنڈت جگن ناتھ ماہر اقبالیات ہیں اور حکیم الامت ڈاکٹر محمد اقبال کی مبسوط سوانح حیات قلم بند کر رہے ہیں جس کی تین جلدیں منصۂ شہود پر آ چکی ہیں۔ آزاد کی زندگی میں ہی بہار یونیورسٹی مظفر پور کے اسکالر رضوان اللہ اور بمبئی یونیورسٹی اپنے ایک محقق نجم الہدیٰ کو جگن ناتھ آزاد کے فکر و فن سے متعلق تحقیقی مقالے لکھنے پر پی ایچ-ڈی کی ڈگریاں تفویض کر چکی ہیں[۱۸]۔

کسی ایسے شخص کا مدحتِ مصطفیٰ ﷺ میں تر زبان ہونا مسلمانوں کے لئے ہمیشہ لائقِ ستائش رہا ہے کیونکہ دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے بغیر کسی شخص کا نعت کہنا رسولِ رحمت ﷺ کی عظمت کا اعتراف ہے۔ کسی عربی شاعر نے خوب کہا ہے:

الفضل ما شهدت به الاعداء

یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر محمد حمیداللہ جیسے جیّد عالم بھی ایک ہندو شاعر کا نعتیہ کلام پڑھ کر متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ وہ خود لکھتے ہیں:

> Moi, un Musulman, quand j,ai lu derenièrement ces vers, j,en fus tellement emu que je ne suis lancé dans le travail de les traduire en francais[19].

''میں نے بطور ایک مسلمان جب ان اشعار کو بعد میں پڑھا تو اس قدر متأثر ہوا کہ میں نے اس کلام کو فرانسیسی میں ترجمہ کر دیا''۔

ڈاکٹر موصوف نے کل چھ نعتیں اُردو سے فرانسیسی میں ترجمہ کی ہیں۔ پہلی نعت کا عنوان La Nativite' Sainte (ولادتِ پاک) ہے[۲۰]۔ ''نسیمِ حجاز'' میں یہی نعت میلاد النبی (ﷺ) کے عنوان سے طبع ہوئی ہے۔ اس کے کل ۱۸ اشعار ہیں۔ نور احمد میرٹھی نے ''بہر زماں بہر زماں'' میں بھی ڈاکٹر صاحب کا ان اٹھارہ اشعار کا فرانسیسی ترجمہ دیا ہے[۲۱]۔ پہلے شعر کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

"Ce fut aujourd'hui que, par la lumière des significations La sombre et obscure terre devint orient de lumière"[۲۲].

جگن ناتھ آزاد نے اس شعر میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اس بزم گیتی میں قدم رنجہ فرمانے کا ذکر کیا ہے۔ اصل اُردو شعر یوں ہے:

آج کا دن تھا کہ جب نورِ معانی کے طفیل
تیرہ و تار زمیں مطلعِ انوار ہوئی[۲۳]

اس نعت کا آخری شعر واوین میں دیا گیا ہے اور یہ فارسی زبان میں ہے۔ ڈاکٹر صاحب اس شعر کے ترجمے سے قبل بریکٹ میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے ہیں:

(Comme a dit le poète persan, Orfi)[۲۴]

جس سے واضح ہے کہ یہ شعر آزاد کا نہیں بلکہ فارسی کے شاعر عرفی کا ہے۔

دوسری نعت Salutation (سلام) ہے۔ اس کا ترجمہ گورنمنٹ کالج شاہدرہ، لاہور کے مجلّہ ''اوج'' کے نعت نمبر میں بھی چھپا تھا[۲۵]۔ سلام کے آغاز واضح طور پر شاعر جگن ناتھ آزاد اور مترجم محمد حمیداللہ کے اسماء دیئے گئے ہیں۔

یہ سلام کل ۱۲-اشعار پر مشتمل ہے۔ نسیمِ حجاز کی طباعت سے قبل یہ سلام کئی کتب و رسائل میں مکمل اور بعض میں اس کے کچھ اشعار طبع ہو چکے تھے۔ اس کا مطلع ملاحظہ ہو:

سلام اس ذاتِ اقدس پر، سلام اس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر[۲۶]

اس شعر کا ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے فرانسیسی میں یوں ترجمہ کیا:

Salutation à sa sanctissime personne, Salutation à celui dont le temps est fier, Acelui qui fit d,innombrables bien au monde du

possible[۲۷].

اس سلام میں ایک کے علاوہ ہر شعر کا آغاز لفظ ''سلام'' سے ہوتا ہے۔ مقطع میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہے۔ یہ شعر یوں ہے:

سلام اس ذاتِ اقدس پر حیاتِ جاودانی کا
سلام آزاد کا، آزاد کی رنگیں بیانی کا[۲۸]

اب ڈاکٹر صاحب کا فرانسیسی ترجمہ دیکھئے:

Salutation à ce très saint personnage de la part de lavie éternelle
Salutation de la part d,Azâd, les hommages haunt en couleur d,
Azâd(29).

جگن ناتھ آزاد ایک طویل مثنوی ''جمہور نامہ'' لکھنا شروع کی۔ اس مثنوی کی ابتداء بقول شاعر ۱۹۵۶ء یا ۱۹۵۰ء میں ہوئی، اس کا بیشتر حصہ ۱۹۵۸ء میں لکھا گیا اور اس کے بعض اجزاء مختلف رسالوں مثلاً نقوش، نگار، معارف وغیرہ میں شائع ہوئے۔ ذکی الحسن شاعر نے محسوس کیا کہ اس کی جگر کاری کی جو داد ملنی چاہئے، نہ ملی۔ اہل نقد نے ادھر چشم اعتنا نہ کی۔ اس بددلی نے عزائم کی طناب توڑ ڈالی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ نظم نامکمل پڑی ہے۔ کوئی تین ہزار اشعار کہہ کر شاعر نے اسے طاقِ نسیاں پر ڈال دیا[۳۰]۔ دراصل اس مثنوی میں آغاز آفرینش عالم سے تاحال دنیا کی تاریخ نظم کرنے کا منصوبہ تھا۔ ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے دیباچے میں تحریر کیا ہے:

Il y a consacré plusieurs pages au Prophète de l,Islam[۳۱].

اس (جمہورنامہ) کے کئی صفحات پیغمبر اسلام (ﷺ) کے لئے وقف ہیں۔

ڈاکٹر موصوف نے اس طویل نظم ''جمہورنامہ'' کے ایک حصے ''ساقی نامہ'' کا فرانسیسی میں ترجمہ کیا ہے۔ اس میں کل سترہ اشعار ہیں[۳۲]۔ پہلا شعر ملاحظہ ہو:

پلا دے معرفت کی جس قدر بھی ہے مئے باقی
کہ میرے لب پہ ذکرِ فخر موجودات ہے ساقی[۳۳]

ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے فرنچ میں اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

Donne-moi à boire tout le restant du vin de la connaissance

O échanson, car mes lévres s,apprêtent à évoquer celui qui est la gloire du cosnmos[۳۴].

''ساقی نامہ'' کا چوتھا شعر محل نظر ہے جس پر اسلامی نقطہ نظر سے اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ شعر یوں ہے:

کہ اب مجھ کو گزرنا ہے بڑے نازک مقاموں سے
کبھی بطحا کی صبحوں سے، کبھی یثرب کی شاموں سے

ڈاکٹر صاحب کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

Car il va me folloir passer par des lieux délicats
Parfois dons les matins de Bat,hâ, parfois dans les soirs de yathrib[۳۶].

فٹ نوٹ میں ڈاکٹر موصوف نے لکھا ہے کہ بطحا سے مراد مکہ اور یثرب سے مراد مدینہ ہے[۳۷]۔ لیکن یہ وضاحت ضروری ہے کہ کئی مسلمان شعراء کی طرح آزاد کا مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا درست نہیں۔ مُسندِ احمد میں حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ جو شخص غلطی سے مدینہ کریمہ کو یثرب کہے وہ استغفار کرے، یہ طابہ ہے، یہ طابہ ہے[۳۸]۔

چوتھی نظم جس کا ترجمہ ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے کیا ہے، یہ بھی جمہور نامہ سے ہی لی گئی ہے۔ اس کا عنوان درج ذیل ہے:

Situation de l,Arabie et du reste du Monde avant la naissance de Muhammad (Que Dieu se penche sur lui et le prenne en Sa Sauvegarde)[۳۹].

اُردو میں اس کا ترجمہ یہ ہوگا۔

''عرب اور باقی دنیا کی حالت محمد ﷺ کی ولادت سے قبل''

آغاز میں ۱۸ اشعار کا ترجمہ دیا گیا ہے جو ولادتِ رسول اکرم ﷺ سے قبل عرب کی حالت کا بیان ہے۔ ان اشعار میں شاعر نے عربوں کا قبائل میں منقسم ہونا، بلاجواز جنگ جوئی، فحش گوئی، اپنی دختران کا زندہ درگور کرنا، مجبوروں پر ظلم و ستم وغیرہ جیسے حقائق کو نظم کیا ہے۔ آخری شعر دیکھئے:

جہاں قرآن بن کر حرفِ حق کو جگمگانا تھا
وہ خطہ آج اک گہرے اندھیرے کا ٹھکانا تھا(۴۰)

ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے اسے یوں فرانسیسی کے قالب میں ڈھالا ہے:

Ce lieu élu de toute éternité où viendrait illuminer, sous la forme
du Coran, la parole de vérité,
Les ténèbres de l,obscurité profonde recouvriant alors(41).

اس کے بعد تین اشعار میں ایران کی حالت، آٹھ اشعار میں یونان اور روم کی حالت اور آخر میں دو اشعار میں چین کی حالت کے شاعرانہ اظہار پر مبنی کلام کو فرانسیسی زبان کا جامہ پہنایا گیا ہے۔

پانچویں نعت کا عنوان ''ولادت رسول اکرم ﷺ'' (La naissance du plus noble Messager de Dieu) ہے۔ اس کے سترہ اشعار ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے تمام اشعار کا فرنچ ترجمہ کر دیا ہے۔ فکر وفن کے لحاظ سے شاعری قابل تحسین ہے۔ دو شعر ملاحظہ کیجئے:

جسے حق نے کیا تسلیم ختم المرسلین آیا
جسے دنیا نے مانا رحمۃ للعالمین آیا
خلیق آیا، کریم آیا، رؤف آیا، رحیم آیا
کہا قرآں نے جس کو صاحب خلقِ عظیم آیا(۴۱)

ڈاکٹر محمد حمیداللہ مرحوم نے ان دونوں اشعار کا ترجمہ یوں کیا ہے:

Félicitation à l,univers: le sceau des Messagers s'est levé
la Misericorde-pour-les mondes est venue, comme un nuage de la miséricorde.
Elle se leva l,incarnation des bonnes moeurs, il se leva Doux, le Tout-miséricordieux,
Celue-la même que le Coran appell "Détenteur du caractère sublime"(۴۳).

چھٹی اور آخری نعت کا عنوان Salutations (سلام) ہے۔ اس میں کل بارہ اشعار ہیں جن

کا ڈاکٹر صاحب نے فرنچ میں ترجمہ کر دیا ہے۔ پہلا شعر یوں ہے:

سلام اے جلوۂ معنی، سلام اے نورِ یزدانی
سلام اے وقت کی تقدیر کے ماتھے کی تابانی(۴۴)

ڈاکٹر موصوف کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے:

Salutation à' toi, Ô Ombre de Dieu, salutation a toi, Ô Lumiere de Dieu,

Salutation à' toi, Ô èclat du destin au front du temps(۴۵).

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر سابقہ الہامی کتب میں مذکور ہے۔ اس کی گواہی قرآن مجید بھی دیتا ہے۔ سورۃ الاعراف میں ہے کہ اہل کتاب اس رسول مکرم کو جو نبی اُمی ہیں تورات و انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے۔ انبیاءِ سابقین حضور محمد رسول اللہ ﷺ کی آمد کی پشین گوئیاں کرتے رہے۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جگن ناتھ نے کہا:

سلام اے وہ کہ تھے تیرے لئے تورات کے وعدے
جہاں سے تھے سحر کے، شام کے، دن رات کے وعدے
سلام اے وہ کہ تیری ابن مریم نے بشارت دی
جہانِ زندگی کے کیف نے کم نے بشارت دی(۴۶)

ڈاکٹر صاحب کا فرنچ ترجمہ ملاحظہ ہو:

Salutation à' celui qu annoncait la Thora

Salutation à' celui que concernaient les promesses de l'aube et du soir, du jouret de la nuit.

Salutation à' toi qu annoncait le fils de Marie

Quannoncait aussi le "comment" le "combien" du monde de la vie(۴۷).

چونکہ اس سلام کے تمام اشعار لفظ سلام سے شروع ہوتے ہیں، اس لئے ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے بھی ترجمہ کرتے وقت ہر شعر کے فرانسیسی ترجمہ کا آغاز بھی لفظ "Salutation" سے کیا جس کا معنی ''سلام'' ہے۔

کسی زبان میں لکھی گئی تحریروں کا دوسری زبان میں ترجمہ آسان نہیں۔ اس مقصد کے لئے دونوں زبانوں پر عبور ہونا ضروری ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ مختصر کام فرانسیسی زبان پر عبور کا منہ بولتا ثبوت ہے کیونکہ نظم کا ترجمہ نثر سے کہیں مشکل ہوتا ہے بلکہ ڈاکٹر سیموئل جانسن کے بقول ''شعری ترجمہ ہو ہی نہیں سکتی''(۴۸) لیکن ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور نے اس انتہائی مشکل کام کو سرانجام دے کر ایک ماہر لسانیات ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا۔ کسی ایک زبان کی شاعری کا کسی دوسری زبان میں منظوم یا منثور ترجمہ کرنا واقعی ایک بڑا کارنامہ ہوتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر محمد حمیداللہ بجا طور پر داد و تحسین کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دیارِ رحمت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے (آمین)۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ حضرت حسان بن ثابت، کعب بن مالک، عبداللہ بن رواحہ اور کعب بن زہیرؓ جیسے صحابہ کرام کی شاعری مآخذِ سیرت تسلیم کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ کئی صحابہ کرامؓ کے اشعار ملتے ہیں۔ برائے تفصیلی مطالعہ ملاحظہ ہو: ''خالد، ڈاکٹر انور محمود، اُردو نثر میں سیرتِ رسول ﷺ، عنوان معاصرانہ شاعری (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۸۹ء)، ص ۱۸۱-۱۸۹''۔

۲۔ محمد حمیداللہ، ڈاکٹر، رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی (کراچی: دارالاشاعت، جنوری ۱۹۸۰ء)۔ اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے جناب ابو طالب (ص ۴۶)، حضرت آمنہ (ص ۴۸، ۵۲)، حضرت حلیمہ (ص ۵۲) اور آنحضرت ﷺ کے حلیف بنو خزاعہ (ص ۲۹۰) کے اشعار نقل فرمائے ہیں۔

۳۔ Jagan Nath Azad, Hommage à' Mahomet, traduit de l,urdu par Muhammad Hamidullah (Paris: Tougui, 30 rue Rene Boulanger, editions 1990)

۴۔ ملاحظہ ہو: آزاد، جگن ناتھ، نسیم حجاز (نئی دہلی: محروم میموریل لٹریری سوسائٹی، پہلا ایڈیشن، ۱۹۹۹ء)۔

۵۔ آستانہ (ماہنامہ) دہلی، نومبر ۱۹۶۰ء، ص ۴۵۔

۶۔ استقلال (ہفت روزہ) لاہور، ۱۱-۱۷ مئی ۱۹۸۲ء، ص ۲۵، ۲۶

۷۔ نعت (ماہنامہ) لاہور، نومبر ۱۹۹۵ء، جلد ۸، شمارہ ۱۱، ص ۴۲-۴۵

۸۔ المعارف (ماہنامہ) اعظم گڑھ، جون ۱۹۵۹ء، نمبر ۶، جلد ۸۴، ص ۴۶۹ص

۹۔ شام و سحر (ماہنامہ) لاہور، نعت نمبر ۱، ۱۹۸۱ء، ص ۲۵۶ (مضمون ''اعتراف عظمت از خالد بزمی)

۱۰۔ الرشید (ماہنامہ) لاہور، نعت نمبر ۱۴۱۱ھ، ص ۱۴۵

۱۱۔ اوج (مجلّہ) نعت نمبر، گورنمنٹ کالج شاہدرہ، لاہور، ۹۳-۱۹۹۲ء، جلد ۲، ص ۶۹۸

۱۲۔ ممتاز حسن (مرتب)، خیرالبشر ﷺ کے حضور میں (لاہور: ادارہ فروغ اُردو، ۱۹۷۵ء) ص ۶۵-۷۰/ نور احمد

میرٹھی، بہر زباں بہر زماں (کراچی: ادارہ فکرِنو، ۱۹۹۶ء، ص ۱۴۶-۱۵۲۔
۱۳۔ برق، ڈاکٹر طلحہ رضوی، اُردو کی نعتیہ شاعری (آرہ (بہار): دانش اکیڈمی، ۱۹۷۴ء)، ص ۸۵-۸۶/ سرفراز علی رضوی (مؤلف) ماخذات: احوال شعراء مشاہیر (کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۱۹۷۷-۷۸ء) ج ا، ص ۱۰۰۔
۱۴۔ Mahammad Hamidullah, Hommage a Mahomet, op. cit.
۱۵۔ رشید محمود، راجا۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعتِ خصوصی) ماہنامہ نعت، لاہور، جلد۸، شمارہ ۱۱ (نومبر ۱۹۹۵ء) کل صفحات ۴۲۲۔
۱۶۔ محروم، تلوک چند-نیرنگِ معانی (نئی دہلی: محروم لٹریری سوسائٹی، ۱۹۹۶ء) ملاحظہ ہوں: سیرت نبویؐ کی ایک مثال، بے زبانوں پر رحم۔
۱۷۔ رشید محمود، راجا، حوالہ مذکور، ص ۴۲
۱۸۔ نور احمد میرٹھی، بہر زباں بہر زماں، ص ۱۴۶، ۱۴۷۔
۱۹۔ Hommage a Mahomet, op. cit., p.7
۲۰۔ نور احمد میرٹھی، بہر زباں بہر زماں، ص ۱۴۸-۱۴۹
۲۱۔ ایضاً، ص ۱۵۲، ۱۵۳
۲۲۔ Hommage a Mahomet, op. cit., p.11
۲۳۔ آزاد، جگن ناتھ، نسیمِ حجاز، ص ۷۶
۲۴۔ Hommage a Mahomet, op. cit., p.12
۲۵۔ ادج (مجلّہ) نعت نمبر (لاہور: گورنمنٹ کالج شاہدرہ، ۹۳-۱۹۹۲ء)، جلد دوم، ص ۶۴۹، ۶۵۰
۲۶۔ آزاد، نسیمِ حجاز، ص ۷۹
۲۷۔ Hommage à Mahomet, op. cit., p.15
۲۸۔ آزاد، نسیم حجاز، ص ۸۰
۲۹۔ Hommage à Mahomet, op. cit., p.16
۳۰۔ واقف، محمد ایوب، جگن ناتھ آزاد-- ایک مطالعہ (لاہور: مکتبہ علم و دانش، ۱۹۹۳ء) ص ۱۳۳
۳۱۔ Hommage à Mahomet, op. cit., p.7
۳۲۔ ساقی نامہ پہلی بار ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، جلد۸۴، نمبر۶ کے صفحات ۴۶۹-۴۷۰ پر شائع ہوا۔
۳۳۔ آزاد، نسیم حجاز، ص ۶۴
۳۴۔ Hommage à Mahomet, op. cit., p.19
۳۵۔ آزاد، نسیم حجاز، ص ۶۴
۳۶۔ Hommage à Mahomet, op. cit., p.19
۳۷۔ Ibid

۳۸۔ الہندی، علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین، کنزالعمال (بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۹۸۵ء) جلد۱۲، رقم الحدیث، ۳۴۴۸۱، ص ۱۳۸

۳۹۔ Hommage à Mahomet, op. cit., p.23

۴۰۔ آزاد، نسیم حجاز، ص ۶۹

۴۱۔ Hommage à Mahomet, op. cit., p.27

۴۲۔ نور احمد میرٹھی، بہرزباں بہر زماں، ص ۱۴۹

۴۳۔ Hommage à Mahomet, op. cit., p.31

۴۴۔ آزاد، نسیم حجاز، ص ۴۷

۴۵۔ Hommage à Mahomet, op. cit., p.37

۴۶۔ آزاد، نسیم حجاز، ص ۷۵

۴۷۔ Hommage à Mahomet, op. cit., p.38

۴۸۔ حامد بیگ، ڈاکٹر مرزا، ترجے کا فن (اسلام آباد) مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۷، ص ۹